۷ ستمبر ...... یوم تحفظ ختم نبوت ایک تاریخ ساز دن

مولانا محمد ابراہیم ادہمی

سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت کی صبح تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر، کذاب، دجال اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ مسیلمہ کذاب نے جب عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ نے اُسے واصل جہنم کر دیا۔ اسی طرح جب مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے ایماء اور خواہش پر پیارے نبی ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی تو علماء اسلام نے مرزا غلام احمد قادیانی پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کے پیروکاروں کے خلاف تحریک شروع کی۔ قادیانی ۱۹۴۷ء تک انگریز سرکار کی سرپرستی میں کام کرتے رہے۔ جب انگریز برصغیر پاک وہند سے ذلیل وخوار ہو کر جانے لگے۔ تو انہوں نے قادیانیوں کو اپنے ایجنٹوں کے حوالے کیا۔ تاکہ اُن کے جانے کے بعد قادیانی قادیانیت کا پرچار اور اسلام و پاکستان کے خلاف سازشیں کرتے رہیں۔ قادیانیوں نے منصوبہ بنایا کہ پاکستان کو قادیانی سٹیٹ بنائیں گے۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنایا۔ جس نے اہم اور کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو تعینات کیا۔

۱۹۵۱ء میں مرزا محمود قادیانی نے ایک مرتبہ بڑا دعویٰ کیا اور کہا کہ ۱۹۵۲ء کا سال ہمارا ہے۔ عنقریب ہماری حکومت آنے والی ہے۔ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مخالف کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے یہ خبر پڑھی تو پورے ملک کا دورہ کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ امت مسلمہ کو قادیانیت کے فریب اور ملک دشمن عزائم سے آگاہ کیا۔ پورے ملک کو تحریک کے لئے تیار کیا جب ۱۹۵۳ء کا سورج نمودار ہوا تو امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بآواز بلند مرزا محمود کو للکارا کر فرمایا کہ اب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا کس طرح آپریشن کرتا ہوں۔ شاہ جیؒ نے تمام مکاتب فکر کو ایک اسٹیج پر جمع کیا اور قادیانیوں کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔ حکومت کے سامنے تین مطالبات رکھے۔

☆ ...... ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے الگ کرو۔

☆...... مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔

☆...... مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے الگ کرو۔

ان مطالبات کے حق میں جلسے اور جلوس شروع ہو گئے اس وقت کی حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا۔ حکومت نے پولیس کے ذریعے تشدد شروع کیا اور گولیاں برسنے لگیں، شمع رسالت ﷺ کے پروانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ خون کی ندیاں بہہ گئیں، لاہور میں قادیانی نواز جنرل اعظم خان نے ظلم وسربریت کی انتہا کرتے ہوئے ختم نبوت کے جلوسوں پر گولیوں کی بارش کر دی۔ لاہور کی سڑکیں خون سے سُرخ ہو گئیں۔ دس ہزار عاشقان ختم نبوت آقا نامدار ﷺ کی عزت وناموس کی لاج رکھتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہو گئے۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ، حضرت مولانا عبدالستار نیازیؒ اور دیگر علما سمیت تقریباً ایک لاکھ مجاہدین ختم نبوت کو جیلوں میں بند کیا۔ پیارے نبی ﷺ سے عشق ومحبت کی خاطر مسلمان ماؤں نے بے مثال قربانیاں پیش کیں جسے دیکھ کر غزوہ اُحد کی یاد تازہ ہو گئی۔ یہاں تک عشق محمد ﷺ کے جذبے سے سرشار ماں نے فیصل آباد میں ہزاروں کے مجمعے میں حضرت مولانا تاج محمودؒ کو اپنا شیر خوار بچے کو پیش کیا اور کہا یہی میرا کل اثاثہ ہے گولیوں کی برسات میں ختم نبوت کے مجاہدین میرے بچے کو ڈھال کی طور پر استعمال کریں۔ تا کہ ایک مجاہد کی زندگی بچ جائے عجیب منظر تھا۔ فرشتے رشک کر رہے تھے۔ آہ بکاء میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے شروع ہو گئے۔ اور تحریک ختم نبوت میں ایک نیا جوش وجذبہ پیدا ہو گیا۔ اور شمع رسالت ﷺ کے پروانے زبان حال سے کہہ رہے تھے:

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لئے — وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا افسوں — فقط اک نام محمد سے محبت کی ہے

۱۹۵۳ء کی تحریک کو اس وقت کے حکمرانوں نے تشدد اور سربریت سے عارضی طور پر ناکام کر دیا، لیکن اس تحریک کی چنگاری باقی تھی جو ۱۹۷۴ء میں تحریک کی شکل میں نمودار ہوئیں۔ ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں نے مسلم طلباء کو بری طرح زدوکوب کیا جس کے نتیجے میں پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع ہو گئی۔ تحریک کو ختم کرنا بھٹو صاحب کی حکومت کے لئے مشکل تھا۔ کیونکہ اسمبلی سے باہر

تحریک کی قیادت محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف بنوریؒ اور اسمبلی کے اندر قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور بابائے جمعیت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کر رہے تھے۔ مفتی صاحبؒ نے بھٹو صاحب کو کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرو لیکن بھٹو صاحب نے انکار کیا۔ مفتی صاحبؒ نے دلائل کے انبار لگا دیئے اور بھٹو صاحب کو کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے اپنے کتابوں میں لکھا ہے کہ: ''جو مجھے نہ مانے وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔'' مرزا قادیانی نے آپ کو گالی دی ہے اور پارلیمنٹ سمیت تمام مسلمانوں کو گالی دی ہے۔ بھٹو صاحب نے مرزا ناصر قادیانی سے پوچھا کہ مفتی محمودؒ صحیح کہتا ہے کہ جھوٹ۔ مرزا ناصر قادیانی نے کہا کہ مفتی محمودؒ صحیح کہتے ہیں۔ اس کے بعد پہلے بھٹو صاحب نے اور بعد میں تمام ارکان اسمبلی نے مرزائیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اور کافر قرار دینے پر دستخط کئے۔ اس طرح مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ سمیت دیگر اکابرین کی وجہ سے مسلمانوں کا نوے سالہ مسئلہ حل ہوا۔ ۱۹۸۴ء میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی امارت میں تحریک چلی۔ صدر جنرل ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے قادیانیت کا جنازہ نکالا۔

۷ ستمبر ایک اہم اور تاریخ ساز دن ہے، اس دن ملت اسلامیہ کا بہت بڑا فتنہ اپنے انجام کو پہنچا، لیکن نہایت بدقسمتی کی بات ہے کہ جو ملک اسلام کی نام پر بنا تھا آج قادیانی اور قادیانی نواز تنظیمیں حکومت وقت سے مطالبہ کرتی ہے کہ حدود آرڈیننس اور توہین رسالت ﷺ کا قانون ختم کیا جائے۔ ۶ ستمبر کی طرح ۷ ستمبر بھی ایک اہم اور تاریخ ساز دن ہے، ۶ ستمبر کو ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی گئی تھی اور ۷ ستمبر کو ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہوئی اور غداران اسلام ووطن مرزائیوں کو باقاعدہ قانونی طور پر بھی مسلمانوں کے جسد سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کیا گیا۔ ۷ ستمبر کو ہمیں اس عہد کی تجدید کرنی چاہیئے کہ جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لا نبی بعدی'' ہم پوری قوم حضور ﷺ کی اس حدیث پر عمل کر کے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کریں اور جو کوئی بھی توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہوگا خواہ وہ مسیلمہ کذاب کی شکل میں ہو یا مسیلمہ پنجاب کی شکل میں، ہم تن من دھن سے اس کا تعاقب کریں گے۔

الحمد اللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے دفاع اور قادیانیت اور عیسائیت سمیت تمام فرقہائے باطلہ کی سرکوبی کے لئے دن رات سرگرم ہے پوری دُنیا اور خصوصاً پاکستان کے ہر شہر میں مجلس کے دفاتر اور مبلغین سال بھر متحرک رہتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کرتے ہیں۔ تاکہ اُمت مسلمہ قادیانیت کی دجل وفریب سے محفوظ رہے۔